اعتبار سے اسے استحکام اور انفرادیت بخشتا ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مختلف اسباب کے ماتحت اسکی قومی زندگی میں جو اجنبی عناصر شامل ہو گئے تھے۔ اُن میں سے جو عناصر اس کے قومی مزاج و طبیعت کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں وہ خود اس کی قومی زندگی کا جزء بن جاتے ہیں اور اس کے برخلاف جو عناصر اُس مزاج کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو سکتے وہ یک قلم یا تدریجی طور پر چھٹتے اور دور ہوتے رہتے ہیں۔" اس کے بعد فرمایا" آج اگر مصر مغربی تہذیب میں ڈوبا ہوا ہے تو میرے نزدیک یہ بُرا نہیں بلکہ اچھا ہے، کیوں کہ اس طرح اُس نے "محرم درونِ خانہ" کی حیثیت سے مغربی تہذیب کی ان برائیوں اور خرابیوں کا عملی تجربہ کر لیا ہے جو خود اس تہذیب کی ہلاکت کا سامان بنیں گی، اور چوں کہ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کی شمع بہر حال روشن ہے، اس لئے بس آزاد ہونے اور قومی حکومت کے بننے کی دیر ہے۔ جہاں ایسا ہوا پھر آپ دیکھیں گے اپنے ماضی کی طرف لوٹنے اور اپنے علمی و ثقافتی ورثہ کو زندہ کرنے اور اسے ترقی دینے کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اور اس کا طبعی اور لازمی اثر یہ ہو گا کہ مغربی تہذیب کی اندھی تقلید سے آزاد ہو کر اسی تہذیب کے جو اچھے عناصر اور خد وخال ہیں اور جو بحیثیتِ عرب مسلمان کے اُن کے مزاج سے موافقت رکھتے ہیں انہیں یہ خود اپنی قومی تہذیب کا جز بنا لیں گے۔ اور جن چیزوں سے اُن کے مزاج کو مطابقت نہیں ہو گی وہ جلد یا بدیر ختم ہو جائیں گی۔ اسلام ایک فعال حرکی اور نہایت موثر طاقت ہے۔ اسے اپنا عمل کرنے کے لئے آزادی ملنی چاہئے۔ غلامی کے دُور ہوتے ہی اسلام کی دبی ہوئی طاقت ابھر آئے گی اور اپنا کام کرے گی۔ آخر میں فرمایا " آپ" آج" کو دیکھ رہے ہیں، میری نظر" کل" پر ہے۔ میری نگاہ میں یہ سب قومیں سفر میں ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کی منزل کہاں ہے؟ اور انہیں کہاں پہونچ کر رُکنا ہے۔"

گذشتہ دو برس میں راقم کو چار مرتبہ مصر جانے کا اتفاق ہوا اور ہر مرتبہ علامہ مرحوم کی مذکورۂ بالا پیش گوئی دماغ میں اجاگر ہوتی رہی، آج اسلامیات پر کم وکیف کے اعتبار سے جو کام وہاں ہو رہا ہے کسی اسلامی ملک میں نہیں ہو رہا ہے، خصوصاً اسلامی دستور و قانون کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس پر بہتر سے بہتر کتابیں مسلسل نہ شائع ہو رہی ہوں حکومت اسلامی تعلیمات کی اشاعت اور اُن کی تبلیغ پر بے دریغ روپیہ خرچ کر رہی ہے، پھر سیاسی اور حربی طاقت وقوت اور تعمیر و ترقی کے منصوبہ بندی کے اعتبار سے جو پوزیشن آج جمہوریہ متحدہ عربیہ کی ہے وہ کسی اسلامی ملک کی نہیں اسلئے کون کہہ سکتا ہے کہ مشرق کے ترجمانِ حقیقت شاعر و فیلسوف نے جو بات کہی تھی وہ بے اصل و بے بنیاد تھی۔